Tauseeq, Volume. 5, Issue. 2
ISSN (P) 2790-9271 (E) 2790-928X
DOI: https://doi.org/10.37605/tauseeq.v5i2.6

Received: 06-11-2024
Accepted: 24-11-2024
Published: 31-12-2024

عذرا یاسمین کی شاعری کا مطالعہ "روایت توڑ دینی ہے" کے تناظر میں

A study of Ezra Yasmin's poetry in the context of "Rewayat tord deni hai"

ڈاکٹر بسمینہ*

نبیلہ شاہین

سعدیہ خالق

Abstract:

Ezra Yasmeen interprets her feelings in very simple, easy, light and common language, easy and simple words. Her words are simple but very effective and charming. His poetry has smoothness and flow which makes his speech very effective which is easily understood by the reader. In the words of Ezra Yasmin, there is a combination of romantic sentiments and revolutionary ideas. In his poems, the soft and delicate nature of love, social injustice and class division are prominent. He is a powerful voice of Urdu poetry who has expressed his intellectual He has made a separate place in the world of poetry from an artistic point of view. His tone is not only romantic, but the balance and logic together makes his tone four moons.

Keywords: interprets, effective, charming, combination, Prominent, powerful

* اسوسی ایٹ پروفیسر و صدرِ شعبہ اردو شہید بینظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی پشاور

پی ایچ ڈی سکالر شعبہ اردو شہید بینظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی پشاور

لیکچرار گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ہری پور

اس دنیا کا ہر انسان اپنے جذبات واحساسات کا اظہار مختلف طریقوں سے کرتا ہے۔جہاں ایک مصور اپنے خیال کو تصویر میں منتقل کر کے اپنے جذبات ظاہر کرتا ہے،تو وہاں ایک سنگتراش پتھروں کو زبان بخشتا ہے اپنے دلِ بے قرار کے اطمینان و ترجمانی کے لیے مگر فنونِ لطیفہ سے تعلق رکھنے والی یہ چیزیں مکمل وجامع ذریعۂ اظہار نہیں۔دل کے خیالات کا بہترین اظہار شاعری کے ذریعے ممکن ہے۔شاعری زندگی کی تفسیر ہے اوراس کی ترجمانی میں شعریت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اس میں تخیّل اور جذبات دونوں سما جائیں تو موزوں الفاظ میں حقائق کی اس تصویر کشی کو شاعری کہتے ہیں۔اسی شاعری کے فلک پر ستارہ بن کر چمکنے والی شاعرہ عذرا یاسمین نے اپنے قلم کے جوہر سے ہزاروں جگمگاتی روشنیوں میں اپنے اوجِ عروج کو پایا ہے۔جس کی سوچ وفکر کی کرنیں جب اشعار سے لفظوں کی صورت میں کاغذ پر پڑیں تو ادب کی دنیا میں اپنا انقلابی وسیمابی تعارف پا گئیں۔ہر شاعر کی شاعری میں چھپا اس کے دل کا داغ دلکش انداز میں الفاظ کا سہارا لیے جذبات سے نمایاں ہوتا ہے۔ایسے ہی ایک انمول دل کی مالک عذرا یاسمین ہیں جنھوں نے اپنے اشعار سے زندہ دلی اور اُمید کی ایسی کرنیں بکھیری ہیں جس میں زندگی اُڑان بھرتی نظر آتی ہے۔عشق ومحبت کی وہ خوبصورت منزلیں جن میں بہار ہو یا خزاں،روشنی ہو یا اندھیرا،خوشی ہو یا غم،چاہت ہو یا تڑپ ہر راستے کی اپنی ایک کہانی کو یہ اپنے اشعار میں ایسے بیان کرتی ہیں جو اپنے اندر لاتعداد کیفیات و تجربات لیے وہ سیپ ہیں جن کے منہ کھلے تو قدرت کے کن کی ہر جھلک فیکون کی صورت میں نمایاں ہو۔اور جب یہ سیپ اپنا منہ بند رکھے تو اس کے اندر چھپے جستجو،تلاش،آرزو طلب جیسے کمیتی موتی اپنی چمک سے اس کی دیواروں کو روشن کرتے ہوئے اسے بہت قیمتی اور لاحاصل کی منزلوں سے آگے تک لے جاتے ہیں۔ڈاکٹر انور علی لکھتے ہیں

۔

''شاعری دل کی دھڑکنوں کا ترانہ ہوتی ہے اگر یہ بات سچ ہے تو عذرا یاسمین کی شاعری کو دل کی دھڑکنوں سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔انھوں نے تخیلات کی دنیا میں کھو کر محض کچھ لکھنے کا تجربہ نہیں کیا بلکہ انھیں جہاں زندگی نظر آئی ہے اس کو ہنر کا پیرایہ عطا کیا ہے۔ان کی شاعری اپنے ماحول کے دردوغم اور فرحت ونشاط کی ترجمانی میں کسی کوتاہی کا ارتکاب کرتی نظر نہیں آتی۔''(1)

عذرا یاسمین کا پہلا شعری مجموعہ ''روایت توڑ دینی ہے'' فروری ۲۰۲۱ء کو منظر عام پر آیا،اس موضوعِ سخن کے اچھوتے انداز اور رومانی فضا نے لوگوں کو چونکا دیا۔بلاشبہ اردو شاعری میں یہ ایک منفرد آواز، مخصوص لب ولہجہ ،شاعری کی تازگی،دلکشی اور زندگی پر فاتحانہ نظر ،دشواریوں کا مقابلہ کرنے والوں کے لیے ایک بلند حوصلہ افزائی ہے۔عذرا یاسمین کے لہجے میں عجب طرح کی تمکنت اور نئے انداز کا وقار پایا جاتا ہے انہوں نے اپنی شاعری میں اِس مٹی کے مجسمے میں سمائے روح اور دل کی ان تمام کیفیات واحساسات کو کچھ اس پہلو سے بیاں کیا جو اشعار کو محبت کی خوشبو سے لبریز کرتے ہوئے دل ودماغ کو معطر کرتے ہیں۔شاعری کا ہر عنوان زندہ دلی کی اس اُمید کی کرن کو روشن کرتا ہے جس کی بدولت اندھیروں کی گھٹن سے نکل کر انسان کھلی فضاؤں میں سانس لے پائے۔اور اس کے جذبات کی آگ کا شعلہ حسن ادا، فکر کی گہرائی ،انداز طبعیت کی جدت میں رنگینییاں خونِ جگر سے خشک لہروں کو سراب کرتی ہیں جس کا ذکر اشعار میں کچھ اس انداز سے ملتا ہے:

اک آگ ہے دبی ہوئی

اور پیاس ہے لگی ہوئی

ہے موسمِ خزاں مگر

کلی ہے اک کِھلی ہوئی (2)

عام روش سے ہٹ کر جو شاعری کی جائے اسے سننے اور سمجھنے والے کم ہوتے ہیں عذرا یاسمین کو جو سامعین میسر آئے ان سے یہ آثار ضرور پیدا ہوئے کہ آخر ایک دن سخن فہم ان کی طرف متوجہ مبذول ہوں گے اور ان کی شاعری کا سکہ چل کے رہے گا۔عذرا یاسمین جو عورت ہونے کے ناطے اپنے پاؤں میں پڑی معاشرے اور روایات کی اُن بیڑیوں کا تذکرہ بذریعۂ قلم اشعار کے زریعے لفظوں کا سہارہ لیتے ہوئے صفۂ قرطاس پر لکھتی ہیں اے عورت تجھ سے زندگی قائم ہے ہر جہاں کی، وہ تم ہی ہو جس کی بدولت زندگی کا حسن نمایاں ہوتا ہے، جس کے وجود سے کائنات میں زندگی کا ہر پہلو قوسِ قزح کے رنگوں میں نمایاں ہے، جس کی بدولت کائنات کا وجود قائم ودائم ہے، نبی آخر الزماں نے معاشرے میں اسے آزاد اور عزت کے ساتھ جینا سکھایا،اِس کی اہمیت کو ہر اس نام سے اجا گر کیا جس کے بغیر زندگی کا کوئی وجود ہی نہیں اگر یہ ماں ہے تو اس کے پاؤں کے نیچے جنت، اگر یہ بیٹی ہیں تو رحمت، اگر بہن ہے تو دعاؤں کا مجسم، اگر دادی یا نانی ہے تو پیار و محبت کی انتہا،

اگر خالہ ہے تو ماں جائی، اگر پھوپھی ہے تو اپنی جان دینے والی، اگر بیوی ہے تو شوہر کا پردہ، جس کے حق کے لیے خود قرآن میں خدا بول اُٹھا ۔اس کے باوجود جب یہ عورت خود کو معاشرے کی ظالمانہ زنجیروں میں جکڑا ہوا محسوس کرتی ہے تو اپنی بے بس خوائشات کو بڑے معصومانہ انداز میں کچھ اس طرح سے بیان کرتے ہوئے دکھائی دیتی ہے:

اک ٹوٹا ہوا درد کا ساز ہوں

میں ترے وقت کی ایک آواز ہوں

عمرِ رفتہ میں تو جھانک کر دیکھ لے

میں گئے وقت کا ایک اعزاز ہوں (3)

''روایت توڑ دیتی ہے'' کے نام سے منظرِ عام پر آنے والا یہ مجموعہ عذرا یاسمین کی شاعری کا ایک ایسا عنوان ہے جو اپنے وجود میں تبدیلی کے نئے عزائم کا متلاشی ہو، جو خیال کی بلندی اور اپنے اندازِ حسن سے غزل کو سرفراز کرے۔ یہ مجموعہ مصنفہ کے شعور سخن کی تابندہ دلیل ہے کیونکہ مجموعے میں جو رومانیت کے انداز اپنائے گئے وہ اپنے اچھوتے انداز سے اپنی مثال آپ ہیں۔ جہاں عذرا یاسمین کہ ہاں رومانیت پائی جاتی ہے وہیں ان کی فکر، سوچ، نظر، طلب، پیاس کے نئے نئے موضوع مختلف زاویوں میں دکھائی دیتے ہیں۔ عذرا یاسمین کے اس شعری مجموعے کو پڑتے ہوئے کچھ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ایک نوجوان لڑکی محبت کی شکار ہو گئی ہو اس مجموعے کے تمام اشعار محبت کی کہانی معلوم ہوتے ہیں جو انتہائی سادہ مگر منفرد انداز میں لپٹے ہوئے الفاظ کی صورت میں مختلف تفصیلات کے ساتھ ملتی ہیں تو کبھی خود سے اور کبھی محبوب سے ہم کلام ہونے کا بیان ملتا ہے۔ انتہائی عمدگی سے جذبات واحساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے قاری یوں محسوس کرتا ہے کہ یہ میری ہی کہانی ہے۔ مصنفہ نے سوچ کی نئی رائیں اپنائی اور الفاظ کے چناؤں کا کمال رکھتے ہوئے کہیں کہیں خالقِ حقیقی سے باتیں کرتی نظر آتی ہیں جس کے بارے میں پروفیسر ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار لکھتے ہیں۔

''روایت توڑ دیتی ہے'' عذرا یاسمین کی شاعری کا تعارف انقلابی اور سیمابی ہے
حرکت حرک کی نمائندگی کرتی ہوئی شاعری محسوس ہو رہی ہے عنوان کے اعتبار سے تو یہ

مجموعہ نئے عزائم کا متلاشی ہے۔ یہ عنوان اپنے وجود میں تبدیلی کا ساتھ دیتا ہوا محسوس ہو رہا ہے روایت توڑنا بجائے خود مستحسن عمل نہیں جب تک وہ جمود اور تخلیقی ٹھہراؤ کا باعث نہ بنے تاہم '' روایت توڑ دیتی ہے'' کے تناظر میں یہ امر باعث نشاط وانبساط ہے کہ یہاں ادب و شعر کی صالح روایات سے انحراف کی کھلی شہادتیں نہیں ملتیں البتہ روایت توڑنے کی امنگ اس اندیشے کو رفع کرنے کی پیش بندی ضرور ہے کہ کہیں فرسودہ جدتوں کو اپنی لپیٹ میں نہ لے۔اس شعری مجموعہ میں زندگی کی سرگرمیوں کا ہنروانہ احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ بھی اس کا امتیازی وصف ہے کہ شاعرہ نے تکنیک کی حکمرانی کے لئے خیالات وافکار کا گلا نہیں گھونٹا۔''(4)

عذرا یاسمین کے ہاں ان کی سوچ، فکر اور جو جو موضوع اپنائے، لفظوں کا میل جول سب یوں معلوم ہوتے ہیں کہ جیسے بکھرے ہوئے موتی یکجا ہو رہے ہوں۔ کہیں وقت کی قدر، محبوب سے میل جول، تنہائی اور جدائی، درد کا ساز، دل ویراں، خسارہ، ہجر، پیام، پروانہ، عشق صحرا ،قرار،احساس،آنسو،خواب ستارہ،حیات، سپنے تو کہیں حقیقت سے روبرو سب مل کر '' روایت توڑ دیتی ہے'' میں سمٹ آیا ہے۔ کہیں فکر کا دھارا اتنی وسعت کا حامل ہے تو کہیں معمولی موضوع کو یوں بیان کیا کہ اس کی معمولیت کے اضافے کو انتہائی خوبصورت انداز میں سامنے واضح کیا ہے۔رات، غم پھر سے نئے سرے سے نمود، کہیں اکیلاپن، لمحوں کی بازیافت، کہیں اجنبی، وقت کا ظلم، سورج اور چاند کا آنا جانا نہایت عمدگی سے بیان کیا کہ سوچ ایک مرکز پر رکی ہوئی معلوم نہیں ہوتی بلکہ کائنات کی وسعت اور سوچ بچار کا بیان ملتا ہے۔

اتنا تھا نور چاند کی کرنوں کا سوگوار

تارے فلک پہ سارے سیہ پوش ہو گئے

میخانے کی طرف ہیں رواں شاد و بامراد

واعظ تُمہارے شہر کے مے نوش ہو گئے (5)

عذرا یاسمین کے اشعار عشقیہ شاعری کو قابل فخر سرمایہ بناتے ہیں یہ حسن کی عکاسی بھی کرتی ہیں مگر حقیقت میں ان کے ہاں حسن کی مصوری زیادہ ہے۔جب یہ تصویر کھینچتی ہیں تو نقش میں نقاشی کا تخیل، خارجی احساس کی ایک نئی زندگی بھر دیتی ہیں جس کے سبب تصویر منہ سے بولنے لگتی ہے۔ان کے نزدیک شاعری صرف صفائی وسادگی سے بات کہنا نہیں بلکہ ایک تخلیق اور مصوری بھی ہے جس کے بغیر شاعری اپنی وسعتوں سے محروم ہو کر محض عام سی بات بن کر رہے جاتی ہے۔عذرا یاسمین کی لفظی مصوری ان کی غزل کی روح سے ہم آہنگ ہے۔حرکت، روانی، خوش کن رنگوں اور ذائقوں کا شوق، قافلہ و مہمان کے تصورات سے دلچسپی، چاندنی راتوں میں لطف کا سماں اور اس کی نوع کے راحت بخش تصورات ان کی استعاریت کے پردو میں ملفوف ہیں جن کا رنگ و نکھار خود بخود ظاہر ہو کر دل کو لبھاتا رہتا ہے:

اک آگ ہے دبی ہوئی

اور پیاس ہے لگی ہوئی

اُس کو پسند لڑکیاں

ہوں جو بہت سجی ہوئی (6)

عذرا یاسمین کی شاعری میں عشق و عاشقی کا مکمل نظام ملتا ہے جس میں محبوب ظلم و ستم کے پہاڑ عاشق پر توڑنے کے ساتھ ساتھ رحم دل و ہم آغوش بھی ہے۔وہ جذباتی معاملات جن کو تجربات کی بنا پر یہ پیش کرتی ہیں وہ درحقیقت ان کے ذاتی اور انفرادی تجربات معلوم ہوتے ہیں اور عمومی واجتماعی بھی۔ان کی شاعری میں جن تجربات کی ترجمانی ملتی ہے اُن میں آفاقی رنگ و آہنگ بھی نمایاں نظر آتا ہے۔یہ جذبات کی بڑی نباض ہیں اور محبت و حسن پرستی ان کے جسم وجاں میں بسی ہوئی ہے۔عاشقی کی دنیا کے بعض رویوں اور عادتوں کو یہ ایسے بیان کرتی ہیں جو ایام جوانی کے علاوہ بھی ہر زمانے میں بھلے معلوم ہوتے ہیں۔جب پڑھنے والا جوانی سے گزر کر یا ایام جوانی کی منزل میں ہوتا ہے تو اس کی دنیا ان جذبوں سے سیراب ہوتی رہے گی۔عذرا یاسمین کی عشقیہ شاعری ان کی فطرت کی آواز ہے اس لیے اس میں بہت روانی، سرشاری اور سرمستی ملتی ہے۔مصنفہ بہت دلکش اور مؤثر انداز میں اس سے متعلق اپنے جذبات واحساسات کا اظہار کرتی ہیں کہ حسن کی ہر ادا کو بڑی کامیاب

اور رنگین تصویر پیش کرتے ہوئے۔ندرتِ خیال، رچاؤ اور غنائیت ان کے شعری اوصاف ہیں ان کی شاعری میں جمالیاتی طرزِ احساس جس سے بھرپور توانائی اور تنوع کے ساتھ دکھائی دیتا ہے اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔:

اوروں کے لیے میں نے تو گلزار چنے ہیں

کیوں اپنے لیے راستے پُر خار چنے ہیں (7)

''روایت توڑ دینی ہے'' اس شعری مجموعے کی بدولت عذرا یاسمین نے غزل کو ایک نیا مزاج دیتے ہوئے تہذیب عاشقی کو زندہ کیا ہے۔ان کی غزلیں جذباتی زندگی اور تمدنی احوال کی ترجمان ہیں یہ قافیہ پیمائی، لفظی عشوہ گری یا تلاشِ لفظِ تازہ نہیں بلکہ ان میں تخئیلی فکر اور اندرونی جذبے کی ہم آمیزی ہے۔عذرا یاسمین کا ایک الگ نقطۂ نظر ان کی علیحدہ شخصیت ہے جس کی وجہ سے ان کے ہاں صدقِ اظہار کا کمال نظر آتا ہے۔ان کے الفاظ حسن و لطافت کے نگینے اور ایمائی اثر کے خزانے ہیں جو ان کے اسلوب میں ان کی شخصیت کے علاوہ شاعری کی چاہت، اس کا اختصار، اس کی نغمگی اور اس کے بے پایاں رمزیت پورے طور پر جلوہ گر ہے۔الفاظ کو تکرار کے ساتھ استعمال کرنے کی خصوصیت بھی عذرا یاسمین کے ہاں موجود ہے۔جس سے ان کی شاعری میں موسیقیت کا وہ عنصر پیدا ہوتا ہے جس کی بدولت روانی سے ترنم کے چشمے جاری ملتے ہیں۔یہ لفظوں کی تکرار سے ایسا سماں باندھتی ہیں کہ قاری کو ان کے اشعار کانوں میں رس گھولتے اور روح کے دریچوں کو خوشبوؤں سے مہکاتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔انہوں زبان اور شاعری کی ترویج و اشاعت میں نمایاں حصہ لیا اور مختلف مقامی سطح پر منعقد مشاعرے بھی کیے ہیں۔اُردو کو نئے اسالیب دیتے ہوئے اس میں اپنے دور کے تمام ادبی اور فکری معیار سموئے ہیں۔اردو کے سادہ، نرم اور رسیلے الفاظ کا چناؤں ان کے ہاں کچھ اس انداز میں پایا جاتا ہے:

ہم کتابوں کی بات کرتے ہیں

اور پھولوں کی بات کرتے ہیں

اپنے ارمان جلتے دیکھیں تو

آرزوؤں کی بات کرتے ہیں (8)

شاعری حالات وواقعات کی ترجمان ہوتی ہے اوراُس معاشرے اور ماحول کی عکاسی کرتی ہے جس میں شاعر رہتا ہے صرف فن شاعری ہی شاعری کا موجد نہیں بلکہ وہ جذبات جو شاعر کو شعر کہنے پر مجبور کریں شاعری ہیں۔عذرا یاسمین کے شعری مجموعۂ "روایت توڑ دینی ہے" کا ہر شعر اپنی جگہ خیال و موضوع کے اعتبار سے مکمل ہوتا ہے۔ان کے اشعار واردات قلبی اور کیفیات ذہنی کے عکاس اور کچھ محبوب کی چال ڈھال، گفتگو کا مرقع نظر آتے ہیں۔کسی شعر میں انسانی غم کی ترجمانی ہوتی ہے تو کسی میں سچی ہنسی اور مسکراہٹ، کوئی شعر دنیا کی بے ثباتی کا تصور پیش کرتا ہے تو کوئی اخلاق و تہذیب کا نکتہ، کسی میں زمانے کے اضطراب وانتشار کا ذکر ہوتا ہے تو کسی میں سیاسی حالات کا تغیر و تبدل، کسی شعر میں حیات وجذبات کی تفسیریں ہیں تو کسی میں مناظرِ فطرت کی تصوریں، کوئی شعر عشق کا حامل ہے تو کوئی محبوب کا شیدائی، کوئی جستجو کے جذبے سے لبریز ہے تو کوئی ملن کی کسک سے، کوئی اخلاقی ہے تو کوئی فکر و فلسفہ سے مزین غرض تمام شاعری مطالب و معنی، خیال و موضوع کے اعتبار سے تنوع اور رنگا رنگی کی حامل ہے۔

اک شخص ادھورا سا

مجھے تنہا سا لگتا ہے

کبھی وہ شعر سناتا ہے

کبھی کچھ سوچنے لگتا ہے

کبھی وہ سر کو جھکاتا ہے

اور پھر وہ تن کے چلتا ہے

پہاڑوں پر وہ جاتا ہے

آسماں کو چھونا چاہتا ہے

مگر!!!!

بُھلا نہیں سکتا وہ اُسکو

جو اُس کے دل میں بستا ہے

ال شخص ادھورا سا

مجھے تنہا سا لگتا ہے(9)

زبان وبیان اور الفاظ کے موزوں استعمال سے عذرا یاسمین نے اپنی شاعری کے فن کو لطیف بنایا ہے۔ان کی زبان میں بڑی سادگی ،صفائی، خلاوت اور شیرینی ہے۔انہوں نے الفاظ کے مناسب استعمال سے اپنی شاعری میں عجب گل کاریاں کی ہیں۔ان کے اشعار فنی و جمالیاتی پہلوؤں سے دل میں اترتے ہیں اور حواس پر سرخوشی بن کر چھا جاتے ہیں۔اِن کا اسلوب ندرت بیان کا بادشاہ ہے یہ معمولی سی بات کا اظہار بھی اس لطف سے کرتی ہیں کہ اُس میں جدت پیدا ہو جاتی ہے۔اور سامعین کا ذہن بے اختیارانہ طور پر اس سے لطف اندوز ہوتا ہے:

اُٹھتے ہوئے دردوں کو سمیٹا کرے کوئی

ہر شب تری یادوں کو سمیٹا کرے کوئی

چوکھٹ پہ سرِ شام سے ہے منتظر نگاہ

دن بھر کے جھمیلوں کو سمیٹا کرے کوئی (10)

جذبات وخیالات شاعری کی خصوصیات میں اہم خوبی کا درجہ رکھتے ہیں خیالاتِ مضامین کا انسانی جذبات وخیالات سے بڑا گہرا تعلق ہے۔دل جو سمندر سے بھی گہری چیز ہے یہ ہزار بار ٹوٹتا بکھرتا رہتا ہے اس کی دنیا کبھی آباد ہے تو کبھی اجڑی ہوئی،ایک شخص جو کبھی مظلوم ہے تو کبھی ظالم، کبھی ظاہر ہے تو کبھی مقیم، کبھی شریف ہے تو کبھی رند و مشرب جوں جوں عذرا یاسمین پر یہ کیفیات طاری ہوئی تو انہوں نے اپنے قلم سے جذبات واحساسات کے موتیوں کو حروف کی مالا میں پرویا۔ان کے پُرجوش قلم سے اِن کے دل کی پکار سنائی دیتی ہے۔ہجر ایک ایسا موضوع ہے جس کا ذکر عشقیہ شاعری میں بکثرت ملتا ہے۔اس کی اذیت کو ہر شاعر اپنی سوچ و انداز کے مطابق لکھتا ہے۔ہجر ایک ایسا دور ہے جو انسان

کے اندر کھلتے چمن کو جلا دیتا ہے اور پھر جدائی، ہجر کا کرب و تکلیف زندگی کا وبالِ جان بن جاتے ہیں جس سے انسان کا وجود اندر سے کھوکھلا اور خالی ہو جاتا ہے یہ ایک شاعر کو حساس دل اور نازک بنا دیتا ہے۔ عذرا یاسمین نے اس موضوع کو اپنی شاعری میں بڑے پُر اثر انداز میں بیان کیا ہے جو غم کی کسک کو بارش کی بوندوں کی طرح برستے ہوئے محسوس ہوتا ہے:

یاد آتی ہے گھر کی شدت سے

سائے جیسے ادھر ہی ڈھلتے ہیں

وار کاری بہت زباں کے ہیں

لوگ لہجوں سے بھی تو مرتے ہیں(11)

عذرا یاسمین اپنے احساسات کی ترجمانی نہایت سہل، شستہ، ہلکی پھلکی اور عام فہم زبان، آسان اور سبک الفاظ میں کرتی ہیں۔ان کے الفاظ سادہ ضرور ہیں مگر نہایت مؤثر اور دلنشین ہیں۔ان کے اشعار میں سلاست اور روانی ہے جو ان کے کلام کو نہایت پر اثر بناتا ہے جسے قاری نہایت آسانی سے سمجھ لیتا ہے۔ مصنفہ کی شاعری میں عاشقانہ رنگ سب سے گہرا ہے ان کی پروازِ تخیل ان کو میدان کا شہسوار بناتی ہے، جو حصائل ان کی عاشقی کے ہیں وہی ان کی شاعری کے بھی ہیں۔ یہ جذبات کی شاعر ہیں اور انہیں جذبات کو اپنی شاعری میں سموتی ہیں۔ان کے ہاں گریہ وزاری اور ماتم گساری نہیں ملتی بلکہ یہ معاملہ بندی عشق و محبت کی حرف و حکایت کی صورت میں نظر آتی ہیں۔

خاک اپنی انا پہ ڈالی ہے

دل فقط دید کا سوالی ہے

اپنی یہ زندگی کتابوں سے

اور اشعار سے سجالی ہے

نارِ دوزخ کی کیا حقیقیت ہے

خواب جنت کا گر خیالی ہے(12)

عذرہ یاسمین کو موسیقی سے گہرا لگاؤ ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام میں حسن و نغمگی کا احساس ہے ان کی شاعری موسیقی کی خاص دھنوں اور سر تال پر پوری اترتی ہیں۔ان کے کلام میں رومانی جذبات اور انقلابی خیالات کا امتزاج ملتا ہے۔ان کے اشعار میں محبت کی نرم و نازک کیفیت، معاشرتی ناانصافیوں اور طبقاتی تقسیم کا عنصر نمایاں ملتا ہے۔عذرا یاسمین اردو شاعری کی ایک توانا آواز ہے جنھوں نے اپنے فکری و فنی لحاظ سے شاعری کی دنیا میں اپنا ایک الگ مقام بنایا ہے۔ان کا لہجہ صرف رومانوی ہی نہیں بلکہ توازن و استدلال مل کر ان کے لہجے کو چار چاند لگاتے ہیں۔جہاں انہوں نے لفظیات اور استعارے کے پیمانے عشقیہ رکھے ہیں وہی فنی لحاظ سے فن کو بے مثال پہلوؤں سے مضبوط کرنے کے لیے تراکیب، تشبیہات و استعارات کا منفرد انداز اپنایا ہے لہذا مجموعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ان کی شاعری احساسات کی نمایاں شاعری ہے۔

حوالہ جات

1۔ڈاکٹر انور علی مشمولہ روایت توڑ دینی ہے"لقمان گرافکس اینڈ پبلشرز ملک سپر مارکیٹ نشاط چوک مینگور سوات، فروری ۲۰۲۱ء ص۔اندرونی فلیپ

2۔عذرا یاسمین۔روایت توڑ دینی ہے۔ص 55

3۔ایضاً، ص 30

4۔پروفیسر ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار مشمولہ روایت توڑ دینی ہے۔بیک فلیپ

5۔ایضاً، ص 63

6۔ایضاً، ص 55

7۔ایضاً، ص 57

8۔ایضاً، ص 45

9۔ایضاً، ص 110

10۔ایضاً،ص 43

11۔ایضاً،ص 44

12۔ایضاً،ص 28

References:

1۔ Dr. Anwar Ali's content is to break the tradition" Luqman Graphics and Publishers Malik Supermarket Nishat Chowk Mengur Swat, February 2021. Inner Flap

2۔ Azra Yasmin. Tradition has to be broken. P. 55

3۔ Ibid, p. 30

4۔ Prof. Dr. Izharullah has to break the tradition. Back flap

5 ۔ Ibid, p. 63

6۔ Ibid, p. 55

7۔ Ibid, p. 57

8۔ Ibid, p. 45

9۔ Ibid, p. 110

10۔ Ibid, p. 34

11۔ Ibid, p. 44

12۔ Ibid, p. 82

❖ IDRAAK 16 (No:16), p,no.169-178

https://idrak.hu.edu.pk/website/journal/article/61c81ded97f29/page

❖ Makhz،Vol 2 no 3, P.no.485-491

https://makhz.org.pk/article/study-of-mehakti-dharti-sulagti-sansein-in-the-context-of-national-poetry

❖ Daryaft, V.14 No.1, P.No. 111-118

https://daryaft.numl.e du.pk/index.php/dary aft/article/view/214/9 8